سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رض مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم
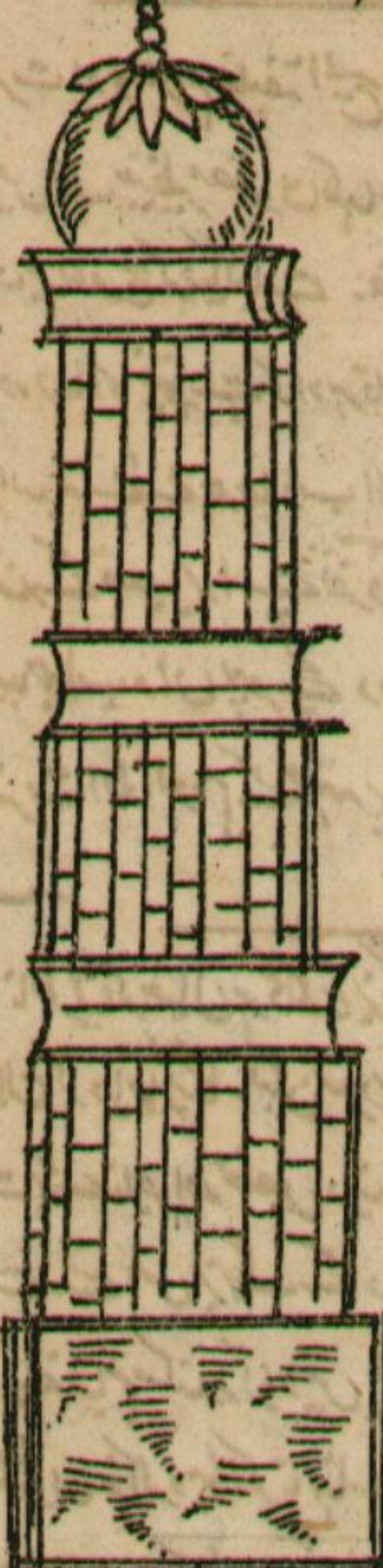
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دار الامان کا غازہ انوار ہر مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۱۰۰ ؍
خواص سے ۶۰
ہندوستان سے باہر غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲ ؍

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی!	دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

جلد ۱۹	مورخہ ۱۴ - اپریل ۱۹۱۵ء عیسوی	نمبر ۱۴

تریاق طاعون

ملک میں طاعون کے ذریعہ سے جو تباہی آرہی ہے وہ سب جانتے ہیں۔ اس سال خصوصیت سے طاعون کثرت سے منشاء الٰہی کے ماتحت پھیلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے۔ اسلئے طاعون کے علاج سے مایوس ہونا مومن کا کام نہیں حضرت مولانا مولوی عبید اللہ صاحب (جو ایک تجربہ کار برائے طبیب ہیں اور ہماری جماعت انکے نام نامی سے واقف ہے) نے طاعون کا ایک مجرب علاج تجویز کیا ہے یہ گولیاں حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے اور مریضان طاعون کو حالت مرض میں دینے سے بھی خدا کے فضل سے بہت مفید اور نافع ثابت ہوئی ہیں۔ ہم نے ان گولیوں کو مولانا ممدوح کی زیر نگرانی تیار کیا ہے ہر گھر میں انکا رہنا مفید ہے

قیمت ۲۰ گولی عہ؍

درخواستیں معرفت دفتر الحکم قادیان ہونی چاہئیں

ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام عبدالرحمٰن پرنٹر کے اہتمام چھپکر شیخ یعقوب علی مالک کیلئے قادیان سے شایع ہوا۔

حضرت مسیح موعود کو بیعت لینے پر مقرر فرمایا تھا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء جو غیر مامور تھے۔ انکی بیعت کی نسبت بھی صحابہ کو اسقدر اصرار تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمنے زیادہ دیر بغیر ایک امام کے رہنے کو پسند نکیا۔ اور سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور جس شخص نے بیعت نہ کی۔ اس سے بالکل قطع تعلق کر لیا۔ اور کلام تک چھوڑ دیا۔ پس جب یہ غیر مامور خلفا کا حال ہے۔ تو مامور خلیفہ اور مسیح موعود اور اُمّت محمّدیہ کے درخشندہ گوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے ترقی کرتے ہوئے نبی کا نام پانیوالے انسان کے ساتھ شامل نہ ہونا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ایمان کی سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ کھلے بندوں اس کی جماعت میں شامل ہو کر ہر ایک مؤمن باللہ اپنے نفس کی درستی اور خدمت اسلام میں لگ جائے۔ میرے خیال میں تو جو شخص مسیح موعود کو امام برحق مان لیتا ہے۔ اس کے لئے سوائے دنیاوی مشکلات اور مولویوں کے فتوؤں کے اور کوئی چیز مسیح موعود کے ماننے میں روک نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور آخر میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ جہاں کسی کی سفارش یا شفاعت کام نہیں دے سکتی۔ الّا ماشاء اللہ۔ اور سب خدا تعالیٰ کے علم سے کوئی بات مخفی نہیں۔ ہمارے زمانہ میں تو وہ مشکلات نہیں پہلے زمانہ میں تو لوگوں کو صداقت کی خاطر جانیں دینی پڑتی تھیں۔ اور بعض کو اپنے سامنے اپنی بیویوں اور بچوں کو ذبح ہوتے دیکھنا پڑتا۔ وطن چھوڑنے پڑتے تھے جائدادیں ترک کرنی پڑتی تھیں۔ مگر وہ لوگ صداقت کے قبول کرنے سے انکار نہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ صرف ایمان کا دعویٰ کرنے پر انکو چھوڑ دیا جائے۔ اور انکی آزمایش نہ کی جائے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایمان وہی قابل قدر اور انعام الٰہی کا وارث کرتا ہے جسمیں انسان آزمایشوں میں ڈالا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ پس مومن تو وہی ہے۔ اور خدا کے نزدیک اسی کی قدر ہے جو اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے رازق اور اپنے مالک کے حکم کے ماتحت ہر ایک تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت میں سے ہی بعض لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ریاست کابل میں قتل کئے گئے۔ اور بعض کو اپنے وطن چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے صداقت کو نہ چھپایا۔ اور ایسا تو شاید ہی کوئی انسان ہو۔ جس کو اور قسم قسم کے دُکھ نہیں دیئے گئے۔ اور کچھ نہیں تو فتوائے کفر کے ذریعہ سے اسے ڈرانے کی کوشش نہ کیگئی ہو۔ اور ایمان قبول بھی وہی ہوگا ہے جو باوجود مشکلات کے ثابت رہے۔ کاش! دنیا اِس بات پر غور کرتی۔ اور لوگ اس بات کو سوچتے کہ انسان اس دنیا میں نہ رہے گا۔ اگر صداقت کے قبول کرنے میں اسے سخت سے سخت تکلیفیں بھی دی جائیں۔ تب بھی وہ ایک محدود وقت کے لئے ہونگی۔ اول تو اللہ تعالےٰ اسی دنیا میں مومنوں کی نصرت کرتا ہے۔ اور اگر اس دنیا میں دکھ ہی دکھ ہو تب بھی یہ زندگی زیادہ سے زیادہ سو سال کی سمجھ لو پھر مرنا ہے اور ایک نئے گھر میں بود و باش کرنی ہے۔ جس کا کوئی خاتمہ نہیں پھر اُس نہ ختم ہونیوالے آرام کو قربان کرنا اور اس محدود زندگی کے آرام کو قبول کرنا کہاں کی دانائی ہے۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ رضائے الٰہی کے مقابلہ میں دنیا کے دکھوں اور تکلیفوں کی ہستی ہی کیا ہے۔ کاش! مسلمان اسقدر غور کرتے کہ آج اسلام خطرناک مصائب میں گرفتار ہے اور اسے پھر بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ اور اس کے ہاتھ سے اسلام کے شیرازہ کو پھر باندھنا چاہا ہے۔ اور اس جماعت میں شامل ہونیکے لئے دوڑتے جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اس جماعت سے علیحدہ ہو جاتے۔ جس نے حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کو اپنا سلام پہنچا دینے کا حکم ہر ایک مسلمان کو دیتے ہیں۔ تو پھر کیا مسلمان کہلاتے ہوئے کوئی شخص مسیح موعود سے جُدا ہو سکتا ہے۔ ہر ایک شخص کو یہ حکم دینا کہ میری طرف سے مسیح موعود کو سلام کہنا اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اس کی جماعت میں شامل ہونا کیونکہ سلام پہنچانا چاہتا ہے کہ اس کے پاس بھی انسان جائے۔ اور الٰہی سلسلہ انسانوں کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتے۔ مسیح موعود کا ماننا جیسے اس کی زندگی میں ضروری تھا۔ اسی طرح اب بھی ہے۔ اسلام کو سب سے بڑا نقصان پراگندگی سے پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نئے سرے سے مسلمانوں کو ایک جماعت بنائے۔ اور اس کے لئے اس نے مسیح موعود کو بھیجا ہے۔ اب جس شخص کے دل میں اسلام کی محبت ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا تقویٰ رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ مسیح موعود کے دعویٰ کو پرکھنے کے بعد اسکی صداقت معلوم کر کے اسکے احاطہ میں آجائے تا ایسا نہ ہو کہ خدا تعالےٰ کے حضور میں وہ ان لوگوں میں شامل کیا جاوے۔ جو اسلام کو نقصان پہنچانے والے اور جماعت مسلمین کو پراگندہ کرنیوالے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے اور حق کیطرف ہدایت کرے۔ آمین ؞

نظم

جب وہ فخر رسل ہو کے جلوہ نما شان فاروقی اپنی دکھانے لگا
دجّال غارت ہوا فتنہ باطل ہوا! باغ احمدؐ کا پھر لہلہانے لگا
جب حقیقت نبوۃ کی پہنچی وہ مستوی شان احمدؐ کی روشن ہوئی مُجا بجا
اس کو پڑھکر ہر اک منکر تیز را منہ ندامت سے اپنا چھپانے لگا
جو مہدی ہے محمود اے منکرو اس کی تکذیب سے تم نہ فاسق بنو!
[illegible] شکر خدا [illegible] کرو [illegible] ثانی ہے جو دکھانے لگا
[illegible] لنڈن میں [illegible] نام احمدؐ ہوا اسکی کیا احمدیت ہے سوچو ذرا
دیکھو اک خادم احمدؐ کا لنڈن ہی میں ڈنکہ احمدیت بجانے لگا
[illegible] رسل اور فضل عمر رض اسکو کہتے ہو تم توبہ اے منکرو
توبہ کرو ورنہ [illegible] حیا ؤگے غیرت حق کو ہے جوش آنے لگا
[illegible] حق سے صبح و مسا جسنے توفیق بیعت کی بخشی تجھے
[illegible] پیام لاہور کے پاؤں تیرا ابھی تھا ڈگمگانے لگا۔

([illegible] محمد احمدی [illegible] شیخ محمد یوسف احمدی [illegible])

النبوۃ فی الاسلام اور چند حل طلب سوالات مولوی محمد علی صاحب کے دو مضمونوں کا مسکت جواب ۳ ریع قریب تیار ہو جائے گا ؞

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہو تو اسکی فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہیئے اسکے دودھ میں چند قطرے ملاکر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوجاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیچرنگ کمیسٹس لنڈن

عجیب الاثر تریاق قوۃ باہ جریان اور سرعت رقت کا شرطیہ علاج ہے

اس تریاق کے استعمال سے جریان تو پہلے روز سے ہی کافور ہوجاتا ہے چند روز کے استعمال امراض متعلقہ فوراً رفع ہوکر اسقدر تندی پیدا ہوجاتی ہے جسکا ضبط دشوار ہوجاتا ہے۔ درد مفاصل اور باربار کے پیشاب آنیکو خوب روکتا ہے۔ لقوہ رعشہ نسیان ذیابیطس اور سلسل البول کو مفید ہے۔ بدن کو خوب موٹا تازہ اور طاقتور رہتا ہے۔ دل اور جگر دماغ کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بناتا ہے گردہ کی سردی کو دور کرتا ہے۔ زنگ بیخ کردیتا ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے نزلہ و زکام کا شرطیہ علاج ہے۔ ہر ایک لذت کے متعلق ایسا ہی جو بذریعہ خط و کتابت معلوم ہوسکتا ہے۔ یہ تریاق لطف زندگی کے طالبوں کی جاگیر ہے۔ اسکے استعمال سے محروم رہنے والا لطف زندگی سے یقیناً محروم رہجاتا ہے۔ تندرستی کیجالتیں ہر روز نیا ہی لطف دکھاتا ہے بعد فراغت استعمال کرنیسے پھر ویسی ہی قوۃ قائم ہوجاتی ہے۔ مادہ باہ (یعنی روح اور ریح اور خون) ان تینوں کو ہر وقت بڑھاتا ہے۔ دل کو خوشی دیتا ہے۔ اور خون پیدا کرکے بدن کو موٹا تازہ بناتا ہے۔ امساک بغیر کسی منشی اشیاء کے اسقدر کرتا ہے جو کسی مقوی اور منشی دوا سے ممکن نہیں۔ منی کو خصوصیت سے بکثرت پیدا کرتا ہے۔ یبوست کو مٹاتا ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے بدن میں چستی اور چالاکی پیدا کرتا ہے ہر مزاج کے موافق ہے بوڑھوں کو جوانی کا لطف دکھانیکے علاوہ موسم سرما میں جاڑا لگنے نہیں دیتا ایک دفعہ کے استعمال سے پھر زندگی بھر میں کسی اور مقوی دوا کے استعمال کی ضرورت رہتی۔ سچ تو یہ ہے کہ: دنیا بھر کی ہزاروں مقوی دواؤں میں سے اگر کوئی گرمقوی دوا ہے تو یہی۔ تو یہ تریاق اکسیر سے بدرجہا بہتر اور زیادہ مفید ہے۔ ہر ایک دوست کیلئے یہ تریاق ایک نہایت کارآمد چیز ہے۔ جو دوست اسکے نامعتقد ہیں وہ اسی وقت تک ہیں جب تک کہ اس علاج لاثانی تریاق کے معجز نما فواید کو انہوں نے مشاہدہ نہیں فرمایا حمدان اسکی چند خوراکیں استعمال کرلیں تو پھر اس کے گردیدہ ہیں۔ ذرا منگا کر آزماویں اور دیکھیں کہ قدرت الٰہی نے اس تریاق میں کیا کیا خوبیاں رکھی ہیں۔ باوجود ان فواید عظیمہ کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ اس تریاق کے استعمال کرنیکا ہر ایک دوست کو یکساں موقع مل سکے۔ یہ تریاق ۴۰ تولہ ایک آدمی کیلئے کافی ہوتا ہے ۲۰ تولہ کم روانہ نہ ہوگا قیمت ۴۰ تولہ عہ۔ قیمت ۲۰ تولہ صمہ (نوٹ) یہ تریاق مٹھائی کیطرح بلکہ مٹھائی سے بدرجہا لذیذ ہے

ملنے کا پتہ: حکیم بصری فضل احمد خوشنویس موجد رفیق حیات و نایاب الجنس و تریاق قوہ باہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اپنی صحت سے غافل نہ رہیئے ۹۶

اس تو کوئی شک ہی نہیں کہ ایک تندرستی اور ہزار نعمت اگر تندرستی میں فرق ہے تو دنیا کی دولت ہے تو بیکار مگر افسوس کے ایسے بہت لوگ ہیں جو اپنی صحت سے غافل رہکر کسی مفید چیز سے بھی فائدہ نہ اٹھائے ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

عرق پودینہ

جو پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے۔ بدہضمی پیٹ پھولنا۔ متلی۔ نفخ۔ ریاح وغیرہ کے لئے نہایت ہی مجرب دوا ہے۔ بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے۔ ہر گھر گرہست کو اس دوا سے غافل رہنا چاہیئے قیمت فی شیشی ۸ر

محصولڈاک ۵ر

کلورو ڈائن ۹۵

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے۔ آنؤں دست۔ اور پیچش کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ

کلوروڈائن

کے ایک نامی دواخانہ سے منگوایا ہے اور دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے۔ اسلئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کر کے اس کلوروڈائن کو خریدیں۔ قیمت ۲ راونس ایک درجن کے چار روپے محصولڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند نمبر ۵ و ۶ - اسٹریٹ کلکتہ

ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱

شذرات

حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی نے ایک سائل کے جواب میں ایک بےنظیر مضمون لکھا ہے۔ جسکو تمام وکمال الحکم کی اس اشاعت میں درج کر دیا گیا ہے۔ خدا کی شان اور حضرت اولوالعزم کی توجہ اور دعا کا نتیجہ ہے کہ ادھر قادیان میں یہ مضمون لکھا جا رہا تھا ادھر اللہ تعالیٰ نے جو جاذب الارواح والقلوب ہے اس سعادتمند کے قلب پر اپنے تصرفات کا اثر پیدا کیا اور قبل اسکے کہ یہ جواب وہاں پہونچے دو سعادتمند احمدی سلسلے میں حضرت اولوالعزم کے ہاتھ پر داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

غالباً ناظرین کو خیال ہوگا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ عنقریب اسکا اعلان کر دیا جائیگا۔ لیکن سردست اتنا کہدینا کافی ہے کہ وہ بہت بڑے تاجر اور مخلص دیندار ہیں۔ ایڈیٹر الحکم کو خصوصیت سے اس بزرگ کے داخل سلسلہ ہونیکی خوشی ہے کہ اپنے قیام سکندرآباد میں ان سے سلسلہ کی تحریک کی اور گھنٹوں مذاکرہ ہوا کرتا تھا۔ اللہم زد فزد

حضرت اولوالعزم کی طبیعت الحمد للہ اب اچھی ہے اور آپ درس قرآن کریم کے ذریعہ اپنے فیوضات سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔

قرآن مجید کے اردو اور انگریزی ترجمہ کا کام عنقریب شروع ہوا چاہتا ہے۔ احمدی جماعت کو اس عظیم الشان کام کے لئے طیار ہو جانا چاہیئے۔

سیلون میں خدا کے فضل وکرم سے احمدیہ انجمن قائم ہو گئی ہے بعض جدید بزرگ بھی اس تقریب سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے بغرض اشاعت اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۵- اپریل ۱۹۱۵ء کو کھلے گا۔ طلباء کا داخلہ ۲۰- اپریل ۱۹۱۵ء تک ہو سکے گا اسکے بعد کوئی لڑکا نہیں لیا جاویگا۔ میری رائے میں یہ میعاد ۳۰- اپریل تک وسیع ہونی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب اپنے سفر ہندوستان میں احمدی احباب کو جو سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہیں عجیب عجیب مغالطہ دیتے ہیں۔ بعض جگہ بیان کیا ہے کہ ہمیں میاں صاحب پر کوئی اعتراض نہیں آئندہ خلیفہ بنیگا اب مخلص دوستوں کو میاں صاحب سے ارادت ظاہر کرکے اپنی چالاکیوں کی پردہ پوشی ان الفاظ میں کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا جواب آسان ہے

بہت بہتر موجودہ خلیفہ کے ہاتھ پر توبہ کرکے بیعت کرو۔ آنیوالا جب آئیگا۔ اس وقت تک اگر تم رہے اور خدانخواستہ تمہارے ناپاک خیال کا کوئی ظہور ہوا تو اصلاح کر لینا۔

پیغام صلح کا دوسرا نمبر حضرت اولوالعزم کے مضمون پر قربان کرنا مقدم سمجھا۔ ناظرین اس میں جو زندگی اور روح پائینگے وہ ان کے اندر ایک غیرت اور حمیت سلسلہ کیلئے پیدا کرنے والی ہوگی۔

پیر جماعت علی شاہ صاحب کو ہمارے سلسلہ کیساتھ خاص عداوت ہے وہ جہاں تشریف لیجاتے ہیں اپنے مریدوں کو احمدیوں کے خلاف جوش اور اشتعال دلانیوالی تقریریں کرتے اور فتوے دیتے ہیں پہلے وہ اہلحدیث لوگوں کے خلاف اس قسم کی کارروائیاں کرتے تھے اور اب انکا نزلہ امن جو۔ امن پسند احمدیوں پر گر رہا ہے۔ ہمارے پاس متعدد مقامات سے اس قسم کی شکائتیں آئی ہیں۔ احمدی احباب صبر اور سکون کیسا ان تکالیف کو برداشت کرینگے جو انہیں پہونچانیکے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ جو اپنی رعایا کے ہر فرد کو امن شکن ہاتھوں سے بچانا چاہتا ہے پیر صاحب کو روکنیکی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ خدا کا خوف کریں تو بہتر ہے ورنہ گورنمنٹ ہی سے ڈریں۔

پلیگ کے متعلق چند ہدائتیں:۔ پنجاب ملیریا ڈیپارٹمنٹ نے ایک پرچہ چار زبانوں میں شایع کیا ہے۔ جسمیں چند ہدائتیں درج ہیں کہ اگر ڈاکٹر یا حکیم موجود نہ ہوں تو مریضان پلیگ کی کسطرح خبرگیری کی جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ پنجاب میں سخت قسم کی پلیگ پھیلی ہوئی ہے اور گورنمنٹ وبا کا مقابلہ کرنیکی ہر ایک ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اسی غرض سے چند سادہ ہدائتیں پبلک کی آگاہی کیلئے شایع کیگئی ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ اور تجربہ میں آ چکی ہیں پنجاب میں ایک لاکھ کے قریب یہ ہینڈبل بانٹے گئے ہیں۔

(۱) مریض کو کامل آرام سے ایک ہوادار کمرے میں لٹا دینا چاہیئے دروازے اور کھڑکیاں کھلیں ہیں اگر موسم صاف ہو تو باہر سایہ میں لٹانا چاہیئے۔

(۲) خوراک پتلی دینی چاہیئے

(۳) جب پیاس لگے تو ٹھنڈا پانی دینا چاہیئے۔ پیاسے مریض پلیگ کو جی بھر کر ٹھنڈا پانی نہ دینا بڑا ظلم ہے۔

(۴) ٹنکچر آیوڈین کا ایک قطرہ ½ تولہ پانی میں ملا کر دو دو گھنٹہ بعد دینا چاہیئے۔ لیکن مریض کو نیند آگئی ہو تو اُسے جگانا نہ چاہیئے۔

(۵) گلٹی پر ٹنکچر آیوڈین کا دن میں دو دفعہ لیپ کردو۔ اسکے سوا کوئی دوسری دوا نہ دینی چاہیئے

ٹنکچر آیوڈین پلیگ کے افسروں سے مفت ملسکتا ہے یا ہر ایک شفاخانہ سے

لڑکوں کی بصارت کو کسطرح نقصان پہنچتا ہے؟۔

ڈاکٹر کیلیب پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے اپنے لیکچروں کے سلسلہ میں جو بصارت کے متعلق حال میں دیئے گئے ہیں طلبائے مدارس کی ضعف بصارت کے اسباب بھی بتلائے ہیں جو یہ ہیں کہ زیادہ عرصہ تک کتابوں کا مسلسل پڑھنا یا گھر پر مدرسہ کا حد سے زیادہ کام کرنا۔ خوراک کی خرابی اور روشنی کی کمی۔ ہم جانتے ہیں کہ لڑکوں کی تندرستی اور انکی بصارت کو خراب کرنے کا سب سے بڑا سبب ہے کہ استاد انہیں گھر پر کرنے کیلئے بہت کام دیدیتے ہیں جو انہیں رات کو کرنا پڑتا ہے۔ لڑکوں کے طبی معائنہ سے یہ تو معلوم ہو سکتا کہ کس کس کی نگاہ ضعیف ہے لیکن جب تک اصلی اسباب دور نہ کئے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

بصرہ میں برٹش حکومت۔ بصرہ میں برٹش گورنمنٹ نے حسب ذیل اعلان نافذ کیا ہے:۔

اطلاع دیجاتی ہے کہ برٹش ملٹری حکام نے اس سال کی بابت جو ۱۲- مارچ ۱۹۱۵ء کو ختم ہوتا ہے زر لگان وصول کرنا شروع کر دیا ہے جو لوگ یہ ثابت کر دیں کہ انہوں نے برٹش قبضہ ہونے سے پہلے مالیہ ترک حکام کو ادا کر دیا ہے ان سے دوبارہ نہیں مانگا جائیگا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سالگذشتہ کی بدامنی کیوجہ سے اکثر زمینداروں کو مالیہ ادا کرنے میں تکلیف پیش آئیگی۔ اس لئے فوجی حکام نے قرار دیا ہے کہ صرف ان لوگوں سے لگان وصول کیا جائے۔ جنکی بابت معلوم ہے کہ خوشحال ہیں۔ باقیوں کو جنکے ذمہ دس پونڈ سے زیادہ واجب الادا ہے معاف کر دیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ رقم کی ایک چوتھائی ۱۰- اپریل تک ادا کر دیں۔ اگر اس تاریخ تک ادا نہ کیا تو پوری رقم ان سے وصول کی جائیگی جو ۲ ماہ کے اندر لے لی جائیگی۔ اور جنکے ذمہ ۱۰ پونڈ سے کم رقم ہے اور وہ غریب ہیں ان کو بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔

یہ امر ناظرین کی توجہ کے قابل ہے کہ وہ الحکم کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہیں کیونکہ حضرت اقدس نے اس کو اپنا بازو قرار دیا ہے۔ (مینیجر)

حضرت مسیح موعود کی تعلیم

تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اسکی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا۔ عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے۔ اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور سے مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنے وہ

میں ہی ہوں۔

اور اس میں دوئی نہیں آتی۔ اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسٰی ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں (عیسائی محققوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھو) اسکی قبر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے یہ معنے ہیں تو عیسٰی ابن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنیکے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنے رکھتی ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں۔ تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہیں ذکر ہی نہیں کیا۔ کیا وہ کسی وقت مریگا ہی؟ خدا نے ہمارے نبی صلعم کے مرنیکی خبر دی۔ مگر سارے قرآن میں عیسٰی کے مرنیکی خبر نہ دی اسمیں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسٰی کے مرنیکی خبر نہ دی اس میں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسٰی کے مرنیکی اس آیت میں خبر ہے کہ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم[۳] سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیہ فلما توفیتنی کے یہ معنے کہ مع جسم زندہ عیسٰی کو آسمان پر اٹھا لیا تو کیوں خدا نے سارے قرآن میں ایسے شخص کی موت کا ذکر نہیں کیا جسکی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اس کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بیدین ہو جائیں۔ اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا۔ تا لوگوں کو گمراہ کرے۔ خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جاوے۔ اس کو مرنے دو۔ تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اس کو مردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم مانتے نہیں آتے

یہ کیسا ایمان ہے؟

کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کے کلام پر مقدم رکھتے ہو۔ یہ کیسا دین[۲] ہے؟ اور ہمارے رسول صلعم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں نے مردہ روحوں میں عیسٰی کو دیکھا۔ بلکہ خود مر کر بھی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہ رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن مجید کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے اگر عیسٰی زندہ تھا۔ تو مرنے میں ہمارے رسول کی بیعزتی تھی۔ تو تم نہ اہل سنت ہو اور نہ اہل قرآن؟ جب تک عیسٰی کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسٰی کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کیلئے خاتم الخلفا تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اسکی عزت کرتا ہوں۔ جسکا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں[۴] کی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسیقدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں بہنوں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی[۱] کے ہونیکے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں۔ جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ منہ

---

۲ قرآن شریف میں ایک آیت میں صریح کشمیر کیطرف اشارہ ہے کہ مسیح اور اسکی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلے گئے جیسا کہ فرمایا وآویناهما الی ربوة ذات قرار ومعین یعنے ہم نے عیسٰی اور اسکی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی۔ اور پانی صاف یعنے چشموں کا پانی وہاں تھا۔ سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور آوی کا لفظ لغت عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کیلئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسٰی اور اسکی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گذرا جس سے پناہ دیجاتی۔ پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسٰی اور اسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اس ٹیلے پر پہونچایا۔ منہ

۳ اسی آیت سے معلوم ہوتا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئینگے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنیوالے ہوتے تو اس صورت میں یہ جواب حضرت عیسٰی کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا جو اسکو خدا جانتے تھے۔ اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الٰہی میں عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔

۴ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوسس اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ (دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلین گائلز (مطبوعہ لنڈن)

ایک صاحب کے پانچ سوالوں کا جواب

از حضرت اولوالعزم سید نا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ ثانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرمی - السلام علیکم - تیرہ مارچ کا لکھا ہوا خط جو ۱۸۔ مارچ کو صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری کے نام پہنچا مینے پڑھا ہے اور چونکہ اس خط میں آپنے اپنے سوالات کے جواب مجھ سے پوچھ کر لکھنے کی درخواست کی ہے مینے مناسب خیال کیا کہ میں خود ہی ان سوالات کے جواب لکھوا دوں۔ آگے ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور دلوں پر سوائے اسکے کسی کی حکومت نہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ چونکہ میں کچھ دن بیمار رہا ہوں اس لئے آپ کو جلد جواب نہیں لکھوا سکا۔ آپ نے پانچ سوال کئے ہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ پانچوں سوال در حقیقت ایک ہی سوال کی شاخیں ہیں اور ایک سوال دوسرے کے ساتھ پیوست ہے بہر حال میں آپکے پانچوں سوالات کے جواب ذیل میں لکھواتا ہوں۔ آپ کے پانچ سوال یہ ہیں:-

مینے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کی بہت تعریف سُنی ہے اور اسلام کے متعلق جو آپنے تعلیم دی ہے میں اسے بہت عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

میں اسبات کے لئے تیار ہوں کہ انکو ایک مصلح اعظم تسلیم کروں لیکن احمدیت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے مفصلہ ذیل امور کی وجہ سے خوف معلوم ہوتا ہے۔

(۱) اگر میں احمدیت کا اظہار کروں تو مجھے تمام مسلمان کافر سمجھینگے اور مجھے بھی ان کو ایسا ہی سمجھنا پڑے گا۔

(۲) احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے اور اس لئے غیر احمدی بھی انکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس طرح مجھے تمام اسلامی مساجد سے قطع تعلق کرنا پڑے گا حالانکہ ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ پنجوقتہ جماعت کے ساتھ قریب کی مسجد میں نماز پڑھے اور جمعہ کی نماز جامع مسجد میں ادا کرے۔

(۳) اس صورت میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احمدی کا نام اختیار کرنے سے مجھے کس قدر تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ قرآن کریم میں ایسا کرنیکی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کریم میں ہمارا نام مسلم ہے اور ہمیں تاکید ہے کہ ہم مذہب کو فرقوں میں تقسیم نکریں۔

(۴) قرآن یا احادیث میں کسی جگہ یہ مذکور نہیں کہ ہر انسان کو اپنی نجات کے لئے مسیح اور مہدی پر علانیہ ایمان لانا ضروری ہے۔

(۵) باوجود اسکے مذکورہ بالا حالات کے ماتحت میں آئیں کوئی ہرج نہیں دیکھتا کہ خفیہ طور پر ایمان رکھوں۔

یہ میرے عقائد ہیں اگر میں غلطی پر ہوں تو مہربانی کر کے قرآن اور احادیث کے حوالجات سے مجھے اس غلطی پر مطلع کیا جائے۔

ان سوالات کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ آپکے خیال میں حضرت مسیح موعود کے ماننے میں آپکو بعض باتیں روک ہیں اور انکے ہوتے ہوئے سلسلہ احمدیہ میں علی الاعلان داخل ہونیسے اسلام کے بعض فرائض کو ترک کرنا پڑتا ہے گو ان تمام سوالات کے جواب الگ الگ بھی دونگا لیکن پہلے میں سب سوالات پر مجموعی طور سے نظر ڈالنا چاہتا ہوں۔

میرے خیال میں ان سب سوالات کے جواب ہم صرف ایک سوال میں دے سکتے ہیں اور وہ یہ کہ آیا حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کیطرف سے تھے یا نہیں اگر آپ حق پر نہ تھے تو ان سوالات کی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ جھوٹے آدمی کا ماننا خواہ پوشیدہ ہو خواہ ظاہر ہر طرح گناہ اور معصیت ہے۔ اور اگر آپ سچے تھے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ضرور سچے تھے تو پھر بھی یہ سوال حل ہو جاتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی بیعت کرنے یا نہ کرنے۔ اپنے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے وغیرہ سب مسائل کی بنا خدا تعالیٰ کے الہامات پر رکھی ہے اور اپنی طرف سے ان مسائل پر کچھ نہیں لکھا پس آپکی صداقت ثابت ہو جانیکے بعد ایک دانا انسان کے لئے سوائے اسکے اور کوئی چارہ باقی نہیں رہتا کہ وہ ان سب باتوں کو قبول کرے کیونکہ انکو رد کرنا خدا تعالیٰ کے احکام اور اسکے فیصلہ کو رد کرنا ہے اور ان کا قبول کرنا در حقیقت خدا تعالیٰ کے فیصلہ کو قبول کرنا ہے غرضکہ اصل جھگڑا صرف حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق ہے اور سوال یہ ہے کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کیطرف سے تھے؟ اگر اس سوال کا جواب یہ ملے کہ ہاں خدا تعالیٰ کیطرف سے تھے تو اب جو کچھ اُن کا حکم ہے وہ ہمیں قبول کرنا پڑیگا۔ اور خصوصاً ان باتوں کے رد کرنے کی تو ہمارے پاس کوئی وجہ ہی نہیں جن کی نسبت مسیح موعود نے فرما دیا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہیں کیونکہ جب وہ سچے ہیں تو وہ باتیں جو وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے کہتے ہیں وہ بھی سچی ہیں اور اُنپر اعتراض نہیں پڑ سکتا پس آپکے ان سوالات کے جواب میں سب سے پہلے تو میں یہی کہوں گا کہ آپ اسبات کی تحقیق کریں کہ مسیح موعود واقعہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے یا نہیں۔ اگر آپ پر یہ بات کھلجائے کہ وہ واقع میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہیں تو پھر آپکو ان سوالات کا جواب بھی خود ہی ملجائیگا کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کیطرف سے ہو اسکے فیصلوں کا ماننا ضروری ہے، اور جن باتوں کے متعلق آپنے سوال کیا ہے وہ تو ایسی ہیں کہ انکے متعلق مسیح موعود کا فیصلہ امر الٰہی کے ماتحت ہے۔ اب میں مختصراً آپکے سوالات کا جواب نمبر وار دیتا ہوں۔

۱- پہلا سوال یہ ہے:-

اگر میں احمدیت کا اظہار کروں تو مجھے تمام مسلمان کافر سمجھینگے اور مجھے بھی ان کو ایسا ہی سمجھنا پڑے گا۔

اگر آپ اس سوال پر مزید غور کرینگے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ آپ کے احمدی مشہور ہونے یا نہونے کو مسئلہ کفر و اسلام غیر احمدیاں سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ پہلا سوال تو یہ ہوگا کہ آیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں یا نہیں اگر وہ کافر نہیں تو خواہ آپ احمدی مشہور ہوں یا نہوں آپ کو انھیں مسلمان ہی ماننا پڑے گا اور اگر وہ مسلمان نہیں تو پھر بھی خواہ آپ اپنے احمدی ہونیکا اظہار نکریں اور خفیہ رہیں آپ کو انھیں کافر ماننا پڑے گا کیونکہ آپکے احمدی مشہور ہونے یا نہونے سے اصل واقعہ میں فرق نہیں آجاتا اگر وہ کافر ہیں تو ہر دو صورت میں کافر ہی رہیں گے اور اگر وہ مسلمان ہیں تو ہر دو صورت میں مسلمان رہیں گے اگر فرق ہوگا تو صرف یہ کہ اگر آپ احمدی مشہور ہوں تو لوگوں کو آپکے دلی خیالات کا علم ہو جائیگا۔ اور اگر آپ احمدی مشہور نہوں تو آپکے حقیقی خیالات سے لوگ ناواقف رہیں گے۔ پس سوائے اسکے کہ حقیقت پر ایک پردہ پڑا ہے نفس حقیقت میں کسی کے احمدی مشہور ہونے یا نہونے سے کوئی فرق نہیں آتا۔ جو شخص مسیح موعود کو سچا مان لے اور اسے یہ بھی یقین ہو جائے کہ اسکے منکر کافر ہیں تو گو وہ اپنی احمدیت کو ظاہر نہ کرے اور لوگوں میں غیر احمدی مشہور ہو تب بھی اپنے دل

میں تو اسے غیر احمدیوں کو کافر ہی سمجھنا پڑیگا۔ اور اگر ایک شخص حضرت مسیح موعود کے منکروں کو کافر خیال نہیں کرتا تو خواہ وہ اپنی احمدیت کا کتنا ہی اعلان کرے غیر احمدیوں کو کافر کہنے پر مجبور نہیں کیونکہ کسی چیز کے علی الاعلان کہدینے سے اسکے منکروں پر کفر کا فتویٰ نہیں لگ جاتا۔ بلکہ صرف اسی چیز کے منکروں پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے جس کا انکار واقعہ میں کفر ہو۔ اب رہا اس سوال کا دوسرا پہلو۔ اور وہ یہ کہ آپکے احمدی مشہور ہونے پر لوگ آپ کو کافر کہینگے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپکے اسلام پر دوسروں کے کافر کہنے یا مسلمان کہنے کا کیا اثر پڑتا ہے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہم و دیگر صحابۂ کرام کو مسلمانوں کی ایک جماعت منافق کہتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور ان کا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ سچے دل سے اسلام میں داخل ہوئے تھے بلکہ صرف اسلام کا اظہار کرتے تھے اور ایسا منافق درحقیقت کافر ہی ہوتا ہے لیکن کیا ان لوگوں کے ایسا کہدینے سے یہ بزرگ کافر بنجاتے ہیں یا ان کا کوئی نقصان ہوجاتا ہے پھر انکے بعد جسقدر بزرگ ہوئے ہیں قریبًا سب پر کفر کا فتویٰ لگا۔ سید عبدالقادر جیلانی پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور بڑے بڑے مولویوں نے اسپر اپنی مہریں لگائیں اور آپ کا نام نعوذ باللہ من ذالک ابلیس رکھا۔ مجدد الف ثانی۔ احمد سرہندی پر بھی کفر کا فتویٰ لگا۔ جنید بغدادی اور شبلی بھی کافر قرار دیے گئے لیکن کیا ان لوگوں نے اپنے عقائد کو اس ڈر سے کہ لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں چھپالیا۔ اور کیا لوگوں کے کافر کہنے سے وہ واقعہ میں کافر ہو گئے یا انکے دین میں کوئی نقص پیدا ہوگیا۔ آج تو سنی شیعوں کو اور شیعہ سنیوں کو۔ اور یہ دونوں خوارج کو اسلام سے باہر خیال کرتے ہیں اسوقت ہندوستان میں کوئی ایسا فرقہ نہیں جسکے پیروان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا۔ لیکن کسی کے دوسرے کو کافر کہنے سے اسکے مذہب میں کوئی نقص نہیں آجاتا۔ نقص تو تبھی آتا ہے جب واقعہ میں کوئی کفر کا عقیدہ انسان کے اندر پیدا ہوجائے۔ پس لوگوں کے کافر کہنے سے خوف کھاکر ایک حق کو قبول نہ کرنا کسی نفع کا باعث نہیں ہوسکتا۔ اگر ایک شخص مسلمان ہو اور ساری دنیا اسے کافر کہے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا اور اگر ایک شخص کافر ہو اور سب دنیا اسے مسلمان کہے تو وہ مسلمان نہیں ہوجاتا +

بات یہ ہے کہ لوگوں نے کفر و اسلام کے مسئلہ کو سمجھا ہی نہیں اگر وہ روحانی معاملات کو جسمانی معاملات پر عرض کرکے انکی صداقت معلوم کرتے تو ان پر حق کھلجاتا۔ اور صداقت روشن ہوجاتی۔ قرآن کریم کی یہ طرز ہے کہ وہ روحانی سلسلہ کا جسمانی سلسلہ سے مقابلہ کرکے اپنی پیش کردہ تعلیم کی صداقت ظاہر کرتا ہے اور کسی بات کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ طریق نہایت عمدہ ہے کیونکہ جسمانی سلسلہ کی نسبت تو کسی کو شک ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جبکہ کسی مذہب کو ان قواعد کے مطابق ثابت کردیا جائے جو اللہ تعالےٰ نے جسمانیات میں جاری کئے ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ وہ مذہب اسی خدا کی طرف سے ہے جو دنیا کا خالق ہے۔ اگر ہم مسئلہ کفر کو اسی رنگ میں دیکھیں تو نہایت آسانی سے حل ہوجاتا ہے کفر بیماری ہے۔ اور اسلام صحت کا نام۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حد تک انسان کے اندر بیماری کا مادہ ہوتے ہوئے بھی وہ تندرست کہلاتا ہے کیونکہ دنیا میں اکثر انسان جو تندرست کہلاتے ہیں ان کی صحت میں بھی خفیف خفیف نقص ہوتے ہیں لیکن ان کی وجہ سے ہم ان کو بیمار نہیں کہدیتے۔ اسی طرح ہر بیمار میں ایک حد تک صحت کا مادہ بھی ہوتا ہے لیکن اسکی وجہ سے ہم اسے تندرست نہیں کہتے۔ تندرست اسی کو کہتے ہیں جس کے سب اعضاء رئیسہ بیماری سے بچے ہوئے ہوں یا اس کے جسم پر بیماری غالب نہ آگئی ہو۔ اور بیمار اُسے کہتے ہیں جس کے جسم پر بیماری غالب آگئی ہو یا اس کے اعضاء رئیسہ میں سے کسی پر اسے غلبہ حاصل ہوگیا ہو۔ کفر و اسلام کا بھی یہی حال ہے ایک شخص باوجود اس کے کہ اس میں بعض گناہ پائے جاتے ہوں مسلمان کہلاتا ہے؛ وہ مسلمان ہے۔ اس لئے کہ اس کی روحانیت پر گناہ غالب نہیں آگیا۔ اور جب ہی گناہ غالب آجاتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اسی طرح ایسا شخص بھی جو بہت سے مسائل میں حق پر ہو لیکن کسی ایک اہم مسئلہ میں جو روحانی سلسلہ کے اعضاء رئیسہ میں شامل ہو حق پر نہ ہو کافر کہلاتا ہے +

پہلی بات کی مثال میں دہریہ پیش کئے جاسکتے ہیں کہ ان کے سب جسم پر بیماری کو غلبہ حاصل ہے اور وہ مذہب کے کسی اصل کو بھی قبول نہیں کرتے۔ پھر برہمو ہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کو قبول کرتے ہیں لیکن آگے الہام اور نبیوں کو قبول نہیں کرتے۔ انکی روحانیت کا گویا ایک عضو درست ہے لیکن باقی بیمار ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلالاً بعیدًا۔ اور برہمو ان باتوں میں سے چاروں باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ پھر مشرکین عرب ہیں جو خدا اور ملائکہ کو تو مانتے تھے مگر اس کے نبیوں اور کتابوں اور بعث بعد الموت کے منکر تھے۔ اس کے بعد ہندو ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے ملائکہ۔ الہام۔ رسولوں اور بعث بعد الموت کے قائل ہیں لیکن صرف ابتدائی زمانہ کی ہدایت کے سوا اور سب ہدایتوں کے منکر ہیں۔ پھر یہود ہیں ان میں سے دو گروہ ہیں ایک وہ جو سب مسائل کو قبول کرتے ہیں لیکن نبیوں میں سے دو نبیوں کے منکر ہیں اور ایک ان کا گروہ وہ ہے جو علاوہ ان دو نبیوں کے انکار کے بعث بعد الموت کا بھی قائل نہیں۔ آخر میں مسیحیوں کا نمبر آتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ اسلام کے قریب ہیں اور سب باتوں کو قبول کرتے ہیں صرف نبیوں میں ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کرتے لیکن یہ بھی کافر ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جو شرائط اسلام مقرر فرمائی ہیں کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو۔ ملائکہ پر ایمان ہو۔ سب نبیوں پر ایمان ہو سب کتب پر ایمان ہو۔ بعث بعد الموت پر ایمان ہو۔ ان میں سے ایک شرط ان میں پورے طور پر نہیں پائی جاتی یعنے وہ سب نبیوں پر ایمان نہیں لاتے بلکہ خاتم النبیین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا جاتا ہے تو جو مسلمان کہلانے والے لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ باوجود دیگر سب مذاہب کی نسبت اس کے قریب ہونے کے ایک شرط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے بیماروں میں ہی شامل ہونگے کیونکہ اعضاء رئیسہ میں سے ان کا ایک عضو بیمار ہے +

اب جس شخص کے خیال میں ایک دوسرے

شخص میں مذکورہ بالا قاعدہ کے ماتحت جو خود قرآن کریم نے بتایا ہے کوئی نقص پایا جاتا ہے وہ اسے کافر کہنے پر مجبور ہے کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اس میں ایک ایسی بیماری پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ بیماروں میں شامل ہونے کے لائق ہے۔ اس شخص کو اس پر ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس کا حق ہے کہ اس کی غلطی اسے سمجھائے اور بتائے کہ مجھ میں سب شرائط اسلام پائی جاتی ہیں پس بجائے مجھے جو پورا مسلمان ہوں کافر کہنے کے تو اپنے اسلام کی اصلاح کر لیکن اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اسے یہ کہے کہ تو اپنے عقیدہ کو حق سمجھتے ہوئے مجھے کافر کیوں خیال کرتا ہے۔ کافر کے تو صرف یہ معنے ہیں کہ وہ اصولی مسائل میں سے سب یا بعض یا ایک مسئلہ کا انکار کرتا ہے اور جو شخص کسی انسان کی نسبت ایسا خیال کرتا ہے وہ اسے کافر خیال کرنے پر مجبور ہے اور اگر وہ اسے مسلم ہی سمجھتا ہے تو اسے اس کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ غرض جب کافر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے صرف یہ معنے ہیں کہ جس شخص کی نسبت وہ لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ کم سے کم ایک بڑے حق کا انکار کر رہا ہے اور جبکہ اس کے صرف یہ معنے ہیں تو کیسی خلاف عقل بات ہو گی۔ اگر ہم اپنے مخالف سے جس کے نزدیک ہمارا اور اس کا اصولی اختلاف ہے یہ امید رکھیں کہ وہ ہماری نسبت یہ اعلان کرے کہ ہم کسی حق کا انکار نہیں کرتے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہم کافر نہیں ہیں ہم اس کو یہ تو ضرور کہیں گے کہ ہمیں کافر کہنے پر تم غلطی پر ہو اور ہم میں سب شرائط اسلام پائی جاتی ہیں اور تم کو بھی چاہیئے کہ اس حق کو قبول کرو جو ہمارے پاس ہے لیکن جب تک وہ اپنے عقائد پر قائم ہے وہ ہمیں کافر کے سوا اور کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ پس جو شخص احمدی ہوتا ہے اسے اگر دوسرے لوگ کافر کہتے ہیں تو انھیں ایسا کہنے دے اور ان کو سمجھائے کہ میں حقیقی اسلام پر ہوں۔ اور ان لوگوں کا حق ہے کہ اپنے عقائد کے مطابق اسے کافر ہی سمجھیں جب ان کے مذہب کے رو سے واقع میں اس نے ایک جھوٹے مدعی کو قبول کیا ہے تو وہ اسے حق پر کس طرح کہہ سکتے ہیں اور اگر یہ واقع میں حق پر ہے تو لوگوں کے یہ سمجھ لینے سے کہ یہ باطل پر ہے اسے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

۲- آپ کا دوسرا سوال یہ ہے:-

کہ احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اگر کوئی شخص احمدی ہو جائے تو اسے کل مسجدوں سے علیحدہ ہونا پڑے گا اور ایک فرض کو ترک کرنا پڑے گا جو جائز نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کی بنا صرف خیالات پر نہیں اور اسلام انسان کو رسومات میں گرفتار کرنے نہیں آیا بلکہ اسلام میں جس قدر احکام ہیں ان سب کی غرض اطاعت الٰہی ہے اور کوئی کام اپنی ذات میں ثواب کا مستحق انسان کو نہیں بنا دیتا بلکہ اطاعت الٰہی انسان کو ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ نماز کیسی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور عملی شریعت کے ارکان میں سے ہے لیکن اگر کوئی شخص سورج نکلتے وقت یا سورج ڈوبتے وقت نماز پڑھے تو یہی عبادت گناہ ہو جاتی ہے روزہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے لیکن عید کے دن روزہ رکھنے والا شیطان ہوتا ہے۔ پس کوئی عمل درحقیقت فی ذاتہ اچھا نہیں۔ بلکہ عمل وہی اچھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنا دے۔

جنگ احزاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چار نمازیں اکٹھی پڑھنی پڑیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں مگر آپ کا یہ فعل شریعت اسلام کے خلاف نہ تھا نہ قرآن کریم کے حکم کے خلاف۔ وہ ایک وقتی مجبوری تھی جس کی وجہ سے ایسا کرنا پڑا اب بھی اگر کسی کو ایسی مجبوری پیش آئے تو وہ ایسا ہی کر سکتا ہے اور اس کے لئے ایسا جائز ہو گا۔ سونا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں لیکن حضرت عمرؓ نے کسریٰ کے کڑے ایک صحابی کو پہنائے اور جب اس نے ان کے پہننے سے انکار کیا تو آپ نے اس کو ڈانٹا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے ہاتھوں میں مجھے کسریٰ کے کڑے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح ایک موقعہ پر کسریٰ کا تاج اور اس کا ریشمی لباس جب غنیمت کے اموال میں آیا۔ تو حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو اس لباس اور اس تاج کے پہننے کا حکم دیا اور جب اُس نے پہن لیا تو آپ رو پڑے اور فرمایا چند دن ہوئے کسریٰ اس لباس کو پہنکر اور اس تاج کو سر پر رکھ کر ملک ایران پر جابرانہ حکومت کرتا تھا اور آج وہ جنگلوں میں بھاگا پھر رہا ہے دُنیا کا یہ حال ہوتا ہے۔ اور یہ حضرت عمرؓ کا فعل ظاہر بین انسان کو شاید درست معلوم نہ ہو۔ کیونکہ ریشم اور سونا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں۔ لیکن ایک نیک بات سمجھانے اور نصیحت کرنے کے لئے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو چند منٹ کے لئے سونا اور ریشم پہنا دیا۔ غرض اصل شے تقویٰ اللہ ہے۔ احکام سب تقویٰ اللہ کے پیدا کرنے کے لئے ہوتے ہیں اگر تقویٰ اللہ کے حصول کے لئے کوئی شے جو بظاہر عبادت معلوم ہوتی ہے چھوڑنی پڑے تو وہی کار ثواب ہو گا جیسے میں نے بتایا ہے کہ عید کے دن روزہ اور سورج نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز کا ترک ہی ثواب کا موجب ہے اور ان عبادتوں کا ان اوقات میں بجا لانا انسان کو شیطان بنا دیتا ہے اس اصل کو مدنظر رکھ کر اب آپ نماز باجماعت کے معاملہ کو دیکھیں مسیح موعود آتا ہے۔ اس کی صداقت کو ہم نشانات سے دیکھتے ہیں اور اسے سچا پاتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تیری جماعت کے لوگ غیروں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اب بتائیں کہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کا ماننا ثواب ہو گا یا اسکو ترک کرنا ثواب ہو گا نماز باجماعت بیشک ایک کار ثواب ہے لیکن اسی وقت جبکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو اگر خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف وہ نماز ہو تو وہ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے بعض علماء نے بھی اپنے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے اپنے متبعین کو روکا ہے لیکن ان کا یہ فعل ناجائز تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا لیکن مسیح موعود کی صداقت کو جب ایک شخص مان لے اور مسیح موعود ایک بات اذن الٰہی سے کہے تو اسکی اطاعت ہی کار ثواب ہو گا نہ کہ اسکی خلاف ورزی ہم تو احادیث میں دیکھتے ہیں کہ بارش کے وقت بھی جماعت ترک کر دینے کی اجازت ہے اور صلوا فی رحالکم کا حکم ہے جب اس چھوٹی سی وجہ کے پیدا ہونے سے نماز باجماعت کو ترک کر دیا

جا سکتا ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہاں یہ عذر کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے کہ احمدی ہو کر نماز با جماعت ترک کرنی پڑیگی جس خدا نے نماز با جماعت کا حکم دیا ہے اُسی نے اپنے مسیح کی معرفت یہ حکم دیا ہے کہ اب غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھو پس اگر مسیح موعود سچا ہے تو اب تو اسی میں ہے اور وہی نماز قبول ہے جو علیحدہ پڑھی جائے نہ وہ جو غیر احمدی کے پیچھے۔ اجگہ یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ شریعت اسلام تو کامل ہو چکی ہے اب یہ نیا حکم کیونکر جاری ہوا۔ کیونکہ یہ کوئی نیا حکم نہیں حضرت مسیح موعود اگر یہ حکم دیتے کہ نماز با جماعت پڑھنی جائز نہیں تب بیشک ایک نیا حکم ہوتا لیکن آپنے تو یہ حکم دیا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں اور یہ حکم نیا نہیں نماز با جماعت سے تو آپنے نہیں روکا۔ احمدی آپسمیں نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر جو شخص احمدیت قبول کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اکیلا نہیں رکھتا بلکہ اس کے لئے جماعت کا سامان پیدا کر دیتا ہے آپ غور فرمائیں کہ اگر آپکو معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص جو نماز پڑھا رہا ہے وہ ناپاک ہے اور بلا غسل نماز پڑھا رہا ہے یا بلا وضو تو آپ اسکے پیچھے نماز پڑھ لینگے؟ کبھی نہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ امام تو احکام اسلام کو توڑ رہا ہے اسکے پیچھے نماز کی قبولیت کیا ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اب جو شخص امام وقت اور مسیح موعود کو قبول نہیں کرتا وہ کسقدر خدا تعالیٰ سے دُور ہے حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو انسانوں میں سے اصدق الصادقین ہیں اسکی موت کو اسلام سے پہلے کے کفار کی موت کیطرح قرار دیتے ہیں پس جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرتا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کی صداقت کو قبول کرتا ہے وہ آپکے منکر کے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ نماز کا امام تو سب جماعت کا قائم مقام ہوتا ہے پھر کیا خدا تعالیٰ کے حضور اپنی التجاؤں کے پیش کرنے کے لئے انسان اس شخص کو آگے کر سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے اس شخص کو اپنا امام بنانا گویا اپنی دُعاؤں کو بھی قبولیت سے محروم رکھنا ہے گورنمنٹ کے پاس لوگ ڈیپوٹیشن بھیجتے ہیں تو یہ دیکھ لیتے ہیں کہ ایسا شخص ڈیپوٹیشن کا رئیس ہو جس سے حکام خوش ہوں اور کبھی ڈاکو یا مجرم کو آگے نہیں کرتے کیونکہ اس سے انھیں خطرہ ہوتا ہے کہ اگر درخواست قبول ہونی بھی ہوگی تو نہ ہوگی۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اتقی الناس اور اعلم الناس کو امام بنانے کا حکم دیا۔ یا کم سے کم متقی انسان تو امام ہونا چاہیئے جسکی نسبت ہمارا گمان ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہے لیکن وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے مامور کو رد کرتا۔ اور اسکے حکم کو ٹالتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اشارات کو پس پشت ڈالتا ہے اس کی نسبت ہم کب خیال کر سکتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کا امام ہونے کے قابل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو قبول کر چکے ہیں اور اسکی امان میں آ چکے ہیں ان کا امام تو وہی ہونا چاہیئے جو ان میں سے ہو اللہ تعالےٰ

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے!

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے مگر اس میں کلام نہیں کہ تلاوت کی اصلی غرض عمل ہے اور اعتقادی قوتوں کا نشو و نما اسوقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے!

اس ضرورت کے پورا کرنے کیلئے ترجمۃ القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور اس میں با محاورہ ترجمہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ **قرآن مجید کی حقانیت عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جاوے** یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے موجودہ اعتراضات کو مدنظر رکھکر لکھے ہیں۔ عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے درس سے لئے ہوئے نوٹوں اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات **اور حضرت مسیح (موعود علیہ السلام) مغفور کی تحریروں** اور ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کئے گئے ہیں۔

کیا آپ نے ان کو اب تک نہیں پڑھا تو ضرور پڑھیں اس میں نور اور ہدایت اور شفا ہے ہدیہ فی پارہ صرف ایک روپیہ (عہ) پارہ ۱۴ سے ۳۰ تک اور پندرہ سولہ پارے شایع ہو چکے ہیں۔ ستروان پارہ پریس میں چلا گیا ہے بہت جلد اسکے شایع ہونیکی توقع ہے میں آخری مرتبہ یہ اعلان شایع کرتا ہوں کہ **ستروان پارہ** جس میں سورۃ انبیاء اور سورہ حج کی تفسیر ہے۔ قریب الختم ہے اور اس وقت تک کہ یہ اخبار ناظرین کے ہاتھوں میں پہونچے تمام و کمال پریس میں جا ہو چکا ہوگا۔

الحکم کے خریداران اور ترجمۃ القرآن کے مربیوں کے نام ایک روپیہ دو آنہ (ع۲) میں وی پی کیا جاویگا۔ میں یقین نہیں کرتا کہ کوئی بزرگ اسکا وی پی لینے کا انکار کریں۔ لیکن اگر کوئی صاحب کسی وجہ سے معذور ہیں تو وہ اس اعلان کے بعد از راہ کرم اطلاع دیدیں تاکہ ایکا یہ زیر بار خادم مزید نقصان نہ اٹھائے۔

(والسلام)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان

تو قرآن کریم میں مومنوں کی دعا بتاتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماما۔ ہمارے مقتدی بھی متقی ہوں۔ پھر بھلا وہ شخص جو امام وقت کو رد کرکے اللہ تعالےٰ کو ناراض کر چکا ہو۔ امام ہونے کے لایق کب ہو۔ پس اصل بات یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے یہ حکم کبھی نہیں دیا کہ نماز با جماعت پڑھو بلکہ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے جو امام ہونے کے اہل نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کر چکے ہوں تا ایسا نہ ہو کہ ان کو امام بنانے کی سزا میں یہ بھی ایمان سے محروم کر دیا جائے۔ اور اس کی دعا بھی رد ہو۔ اور جہاں ایسے آدمی ملیں جو امام ہونیکے اہل ہوں وہاں نماز با جماعت کا حکم اسی طرح موجود ہے۔ جسطرح اسلام نے دیا ہے ٭

آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال پر بھی غور فرما دیں ان سے بھی ثابت ہے کہ مسیح کے متبع ایک دوسرے کے پیچھے ہی نماز پڑھیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم فامکم منکم دوسری حدیث میں ہے۔ وامامکم منکم۔ اب اس حدیث پر غور کریں کیسے صاف الفاظ میں بتایا ہے کہ احمدیوں کا امام احمدی ہی ہونا چاہیئے۔ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے تو تم میں سے ہی امام ہو گا۔ اب یہ بات تو صاف ثابت ہو کہ نماز کا امام عیسائی یا ہندو تو ہؤا ہی نہیں کرتا کہ ہم اس جگہ یہ خیال کرلیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کی یہ خصوصیت ہوگی کہ امام ہندو عیسائی یا یہودی نہ ہؤا کرینگے۔ بلکہ مسلمان ہی ہونگے غرض اس جگہ اس حدیث کے یہ معنے کرنے کہ اے مسلمانو! اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہو گا یعنی مسلمان ہو گا اس حدیث کو لغو اور بے معنے بنا دینا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ پس اسکے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ مسیح کے نزول تک تو سب فرق کا اختلاف ایسا نہ ہو گا کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز ترک کردیں۔ لیکن چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مرسل ہو گا۔ اس لئے اس کی جماعت کی خصوصیت یہ ہوگی کہ ان کا امام انہی میں سے ہو گا نہ کہ ان دوسرے فرق سے جو دعوائے اسلام کرتے ہونگے۔ غرض غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا ترک ہرگز کسی فرض کا ترک نہیں بلکہ قرآن کریم واحادیث کے رو سے امام جماعت امامت کے اہل انسان کو بنانا چاہیئے۔ اور چونکہ ایک مامور اور مامور بھی مرسل مامور۔ اور پھر مسیح موعود کا انکار ایک خطرناک جرم ہے۔ جو انسان کے تعلق کو اللہ تعالےٰ سے توڑ دیتا ہے۔ اس لئے مسیح موعود کا منکر ہرگز ایک احمدی کی امامت کا اہل نہیں۔ اور بموجب حدیث جماعت مسیح موعود کا امام خود انہی میں سے ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو ایسا ہی حکم دیا ہے اور یہ فیصلہ قیاسی نہیں بلکہ مطابق الہام ہے ٭

علاوہ ازیں آپ یہ بھی خیال فرما دیں کہ مسیح موعود کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکماً و عدلاً فرماتے ہیں یعنی وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے فیصلہ کرنے کے لئے آئے گا۔ اور اس کے فیصلہ بالکل درست ہونگے۔ پس جب مسیح موعود کے فیصلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درست قرار دیتے ہیں تو اور کسی انسان کا کیا حق ہو کہ ایک شخص کو مسیح موعود مان کر پھر بھی کہے کہ اسکے بعض فیصلوں کو ماننے سے اسلام کے بعض احکام کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ کیا حکماً عدلاً کے فیصلہ غلط ہو سکتے ہیں۔ اس کا تو ہر ایک حکم اسلام کے ماتحت ہی ہو گا۔ پس یہ بحث تو ہو سکتی ہے کہ مرزا صاحب واقعہ میں مسیح ہیں یا نہیں مگر انکو مسیح مانکر انکے فیصلوں کو اسلام کے خلاف نہیں کہا جا سکتا ٭

۳۔ تیسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ اور ہمیں مختلف فرقہ بنانے سے روکا گیا ہے پھر ہم کس طرح احمدی کہلائیں۔ اور ایک اور فرقہ کی بنیاد رکھیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ احمدی نام ہمارے مذہب کا نہیں۔ ہمارا مذہب اسلام ہی ہے۔ لیکن جبکہ اس وقت مسلمانوں میں ہزاروں فرقہ موجود ہیں۔ اگر ہم صرف مسلمان کہلائیں تو دنیا ہماری خصوصیات سے کس طرح واقف ہو۔ اس وقت احمدی کا لفظ گویا ہمارے لئے ایک اشتہار ہے اور اس کے یہ معنے نہیں کہ احمدی کوئی نیا مذہب ہے۔ بلکہ اس کا صرف یہ مطلب ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور اس جماعت میں شامل ہیں جو مسیح موعود کو ماننے والی ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے یا نہیں۔ اور پھر بہت سے اور آدمیوں کو نبی کہکے پکارا ہے یا نہیں پھر کیا یہ سمّٰکم المسلمین کے خلاف ہے؟ ہرگز نہیں وہ لوگ نبی بھی تھے۔ مسلمان بھی تھے۔ اسلام ان کا مذہب تہا۔ اور نبوت انکی خصوصیت تھی۔ جو اور دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔ پس نبی یا خاتم النبیین کے نام سے پکارنے سے یہ مطلب نہیں تہا کہ مسلم کے نام کے خلاف کیا گیا ہے۔ بلکہ اس میں ایک خصوصیت بتلائی گئی تھی۔

پھر خود قرآن کریم میں مہاجرین و انصار کے دو گروہوں کا ذکر آتا ہے۔ اور یہ دونوں گروہ مسلمانوں میں سے تھے۔ کیا پھر قرآن کریم نے خود اپنے ہی بتائے ہوئے قاعدہ کے خلاف کیا کہ آپ ہی تو بتایا کہ تمہارا نام مسلم ہے۔ اور آپ ہی ایک جماعت کو مہاجر کے نام سے پکارا۔ اور ایک کو انصار کے نام سے۔ مگر اس کا جواب یہی ہے کہ یہ نام مسلم نام کے خلاف نہیں۔ وہ لوگ مذہباً مسلم تھے۔ لیکن چونکہ انہیں بعض خصوصیات ہیں۔ جن کا ذکر کرنا انکے درجہ اور انکے حقوق کے اظہار کے لئے ضروری تھا۔ اس لئے۔ ان کا ذکر بھی کیا گیا جو سمّٰکم المسلمین کے خلاف نہ تھا۔ اسی طرح مسلمانوں میں سے کوئی سید کوئی قریشی کوئی پٹھان کوئی مغل وغیرہ کہلاتے ہیں اور یہ سمّٰکم المسلمین کے خلاف نہیں۔ بلکہ بعض جگہ اس کا اظہار ضروری ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ نے پنجاب میں خاص اقوام کو زمین کے خریدنے کا اہل قرار دیا ہے اور ہر قوم کو مستحق نہیں سمجھا۔ اب اگر مسلمان سمّٰکم المسلمین کے ماتحت اپنے ان ناموں کو پوشیدہ رکھیں جو انکی قوم کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو وہ ان تمام حقوق سے محروم ہو جائیں۔ اسی طرح آپ غور کریں کہ ہر ایک شخص کا ایک نام ہوتا ہے۔ اگر سب مسلمان اسی حکم کے ماتحت نام رکھنے چھوڑ دیں تو دنیا میں کس قدر تباہی آجائے۔ غرض کہ مختلف وجوہات کے ماتحت انسان کو اپنے بعض نام قرار دینے پڑتے ہیں کبھی اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرنے کے لئے وہ اپنا نام رکھتا ہے یا یہ کہ اس کے والدین اس کا کوئی نام رکھتے ہیں۔ اور کبھی ایک قوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ایک قومی نام رکھا جاتا ہے۔ کبھی بعض عہدوں اور مدارج کے بتانے کے لئے نام رکھے جاتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کے مسلم نام میں کوئی فرق نہیں آجاتا پس ہم جو اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں یہ قرآن کریم کے حکم کے خلاف نہیں کیونکہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم مسلم نہیں

بلکہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو مسلم ہی کہتے ہیں۔ احمدی تو ہم صرف اسبات کے ظاہر کرنے کے لئے کہلاتے ہیں کہ ہم وہ مسلمان ہیں جو مسیح موعود کے ہاتھوں پر اسلام کی حقیقت کو پاکر مسلم بنے ہیں۔ اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل کو رد نہیں کیا بلکہ قبول کیا ہے۔ جسطرح انصار اس لئے انصار کہلاتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے رسول کو اپنے گھروں میں جگہ دی۔ غرضکہ احمدی کہلانے میں اسلام کا انکار نہیں بلکہ ایک خصوصیت کا اظہار ہے ٭

باقی رہا یہ کہ قرآن کریم نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے سو یہ بالکل درست ہے۔ اسلام نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے جو شخص فرقہ بندی کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے مگر ہم تو کوئی فرقہ بندی نہیں کرتے۔ ہم تو اصل اسلام کو نقلی اسلام اور بناوٹی اسلام سے علیحدہ کرتے ہیں اس وقت مسلمان کہلانے والے لوگ ہزاروں گندے عقاید اور بد رسومات میں مبتلا ہیں۔ اور بہت سی صداقتوں سے منکر ہیں۔ مسیح موعود نے ان سب باتوں کو خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت دور کیا ہے۔ اور حقیقی اسلام کو پیش کر کے اس کی طرف لوگوں کو بلایا ہے۔ پس یہ فرقہ بندی نہیں بلکہ اسلام کی شیرازہ بندی ہے۔ کیا قرآن کریم نے اسبات سے بھی منع کیا ہے کہ اسلام کی شیرازہ بندی کبھی نہ کرنا۔ اور خواہ مسلمان اسلام سے کتنے ہی دور ہوتے چلے جائیں تم انکو اصل اسلام کی طرف نہ بلانا اور اگر یہ جائز ہے تو احمدی جماعت کا قیام فرقہ بندی کی بنا پر نہیں بلکہ اسلام کی شیرازہ بندی کی بنا پر ہے۔ اور جو لوگ اسلام سے دور چلے گئے ہیں انکو کھینچ کھینچ کر ایک مرکز پر جمع کیا جا رہا ہے۔ اسلام میں کسی شخص کا ہاتھ یا پیر کاٹ دینا منع ہے۔ لیکن ایک ڈاکٹر جب ایک بیکار عضو کو کاٹ دیتا ہے تو یہ عین ثواب ہوتا ہے کیونکہ اس کا ساتھ جڑا رہنا دوسرے اعضاء کو بھی خراب کر دیگا۔ اسی طرح محفوظ اعضاء کو بیکار اعضاء سے جدا کر دینا اور انکو ایک شیرازہ میں لے آنا ہرگز فرقہ بندی نہیں کہلا سکتا۔ اس وقت تو اگر حقیقی اسلام کو الگ نہ کیا جائے۔ تو اسلام کی تباہی یقینی ہے۔ ضروری ہے کہ اسلام کی بہتری اور اسکے احیاء اور قیام کے لئے حق کو باطل سے علیحدہ کر دیا جائے ٭

۴ - چوتھا سوال آپ کا یہ ہے کہ قرآن کریم میں یا احادیث میں کہیں اسبات کا حکم نہیں کہ مسیح و مہدی کو کھلے طور پر قبول کرنا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم سے تو سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نبی کی اطاعت کا قبل از وقت حکم دیا جانا معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن جبکہ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ کونوا مع الصادقین۔ صادقوں کے ساتھ مل جاؤ۔ اور فرماتا ہے کہ واركعوا مع الراكعين فرمانبردار لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ تو مسیح اور مہدی کا نام لیکر اسبات کی تاکید کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ انکی فرمانبرداری کرو۔ اگر مسیح موعود صادق ہے تو اس کے ساتھ ہونے اور اس کی جماعت میں علی الاعلان شامل ہونے کی ضرورت ہے۔ اور قرآن کریم کا حکم ہے۔ اور اگر کاذب ہے۔ نعوذ باللہ۔ تو پھر اس سوال کی ضرورت نہیں پھر قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نسل انسان کو فرماتا ہے فاما ياتينكم مني هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ والذين كفروا وكذبوا بايتنا اولئك اصحب النار هم فيها خالدون۔ پس جس کا نام مہدی رکھا گیا ہے وہ جب دنیا میں آئے تو اس کے ساتھ ہونا اور اس کی جماعت میں داخل ہونا تو ایک الٰہی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی اتباع کرنا تو مومن کا فرض اولین ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله۔ تم بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم لوگ سب نیک باتوں کا حکم کرتے ہو۔ اور سب بری باتوں سے لوگوں کو روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو دوسری امتوں پر فضیلت ہی اس لئے دی گئی ہے کہ ان کا فرض مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو لوگوں کے نفع کے لئے وقف کر دیں اور حق باتیں لوگوں کو پہنچاتے رہیں۔ اور بری باتوں سے روکتے رہیں۔ پس جبکہ مسلمان کا فرض دوسروں کو حق پہنچانا ہے تو اپنا مذہب پوشیدہ رکھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک نور اور ہدایت نازل ہو گئی تو ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ اس کو شائع کرے اور لوگوں کو اس کیطرف بلائے۔ اور یہ مسلم کا پہلا فرض ہے اور ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ تبلیغ کرنے والے لوگوں کو کہتا ہے کہ اولئك هم المفلحون۔ یعنے جب تک لوگوں کو دعوت حق دینے کا مادہ مسلمانوں میں رہے گا۔ اسی وقت تک مسلمان کامیاب ہونگے۔ پس ان تمام آیات کے ہوتے ہوئے ایمان کا پوشیدہ رکھنا جائز نہیں۔ اور ان آیات میں ہرگز کہیں نہیں لکھا کہ یہ حکم صرف فلاں فلاں نبی کے لئے ہیں یا یہ کہ فلاں فلاں ہدایت کے لئے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت آتا ہے کہ الذين اتينهم الكتب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم۔ اہل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پہچانتے ہیں جسطرح اپنے بیٹوں کو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل سے تو وہ آپ کے مومن تھے۔ لیکن اس کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ لیکن باوجود اس کے ان پر سخت الزام لگایا گیا ہے۔ پھر ہم حضرت مسیح موعود کے الہامات کو دیکھتے ہیں تو وہاں بھی یہ حکم پاتے ہیں کہ جو شخص اس کشتی میں نہیں بیٹھتا جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ہاتھوں سے تیار کروائی ہے یعنے احمدی جماعت میں داخل نہیں ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ نہیں۔ اور اس کے فضلوں کا وارث نہیں ہو سکتا ٭

۵ - پانچواں سوال آپ کا یہ ہے کہ مذکورہ بالا واقعات کے ہوتے ہوئے اگر میں آپ کو خفیہ طور پر قبول کروں تو اس میں کچھ حرج نہیں؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ میں پہلے سوالوں کے جواب دے چکا ہوں جنمیں میں نے بتایا ہے کہ ماموروں کا ماننا اور انکی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کی جماعت سے عظیم الشان ترقیوں اور انعامات کے وعدے کئے ہیں۔ ان وعدوں کا حصہ دار انسان تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب انکی جماعت میں شامل ہو۔ مکرمی آپ بھی سوچیں کہ اگر سب لوگ اسی طرح اپنے دل میں فیصلہ کر کے اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں تو وہ کام جو مسیح موعود کا ہے۔ کس طرح پورا ہو آپ نے جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں یہ دوسروں کے لئے بھی روک ہو سکتے ہیں۔ پھر اسلام کا غلبہ جو مسیح موعود کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کرانا چاہتا ہے کیونکر ہو۔ اور کھوٹے اور کھرے میں کیا امتیاز پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے تو بذریعہ الہام